دہلی اردو اخبار

نمبر 219 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

2 / مئی 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

حضورِ والا

اخبار قلعہ مبارک سے واضح ہوتا ہے کہ ایک لونڈی کی ناک حضورِ والا نے بہ سبب مرتکب ہونے فعل شنیعہ کے کاٹ ڈالی سُو اس باب میں اظہارات محکمہ اجنٹی میں ہوئے ہیں معرکہ عظیم درپیش ہے۔ بہت افسوس ہے کہ کوئی اہلکار لایق اس سرکار میں اب نہیں، نہیں تو یہ خرابیاں اور دقّتیں جو ایسی عظیم خاندان کے لیے پیش آتی ہیں کبھی نہ پیش آویں اس دفعہ بہ سبب طوالت اس ماجرا کے اور نہ باقی رہنے جگہ کے پرچۂ اخبار میں درج نہیں ہوا انشاء اللہ پرچۂ آئندہ میں درج ہوگا۔

باہتمامِ موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا

اشتہار

مدرسہ انگریزیِ دہلی میں تین مدرس واسطے تعلیم زبانِ اردو کے مطلوب ہیں تنخواہ اول کی ساٹھ روپیہ دوسرے کی چالیس روپیہ اور تیسرے کی تیس روپیہ ہوگی واسطے اِن عہدوں کے زبانِ فارسی اور قواعدِ زبانِ اردو کے بخوبی ماہر ہونا چاہیے اور اگر زبانِ انگریزی کی بھی کچھ لیاقت ہے تو اور بھی مناسب ہے۔ امتحان واسطے ان کے تقرر کے 17 ماہ مئی کو لیا جائے گا۔

المرقوم 28۔ اپریل 1841

احکام

ہنری بنگ ہیر نگٹن صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر گوڑ گانوہ کے ہوئے لیکن تا صدورِ حکم ثانی جونپور کے صاحب جج کا کام کرتے رہیں گے۔ ایڈورڈ مورلینڈ صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر آگرہ کے ہوئے۔ عہدہ ہائے مذکورہ بالا کا تقرر پہلی تاریخ ماہِ حال سے شروع ہوگا۔ کپتان اے سی رینی صاحب سپاٹو کے اسسٹنٹ پولیٹی کل ایجنٹ نے بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے رخصت ایک مہینے کی پائی۔ جس دن سے اے راس صاحب کو کاروبار اپنا سپرد کریں گے اُس دن سے رخصت صاحب موصوف کی محسوب ہوگی۔ ولیم ہارڈنگ ٹیلر صاحب متھرا کے مجسٹریٹ اور کلکٹر صاحب نے ماہِ

حال کی بیسویں تاریخ سے دو مہینے کی رخصت پائی اور چارلس والٹر کنلوک صاحب تا صدورِ حکم ثانی تا ایامِ غیر حاضری صاحب موصوف کے کام کلکٹری اور مجسٹریسی متھرا کا کریں گے۔ مسٹر جان شورڈ مرگ صاحب غازی پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور کلکٹر بطور قائم مقام ہوئے پی سی اینڈرسن صاحب رجمنٹ 64 ہندوستانی کپتان قلعدار دہلی نے پہلی تاریخ ماہِ حال سے استعفیٰ دیا اور کپتان انجلو صاحب مقرر ہوئے۔

سرکیولر آڈرس

ممالکِ مغربی کے صدر دیوانی عدالت کا واسطے ممالکِ مذکورہ کے حاکمانِ دیوان کے لیے:

1۔ ممالک بنگال کی گورنمنٹ نے اُن مقدمات کے باب جو ایک برس سے زیادہ دائر ہوتے ہیں اپنی تجویز فرمائی یعنی مقدماتِ مذکورہ کا بہت کم ہونا چاہیے اور جو دائر ہوں تو اُن میں دیر ہونے کی وجہ کو صاف تصریح کرنا مناسب ہے اور کہ اس رواج کو جس سے مقدمات کہنہ کو جن کی تجویز مشکل اور دیر طلب ہوتی ہے نئے مقدمات فیصلہ کرنے کے لیے جن کی تجویز بہ آسانی ہوسکتی ہے ملتوی رکھتے ہیں۔ ناجائز کرنا اور کہ جو جو احکام صاحبانِ عدالتِ موصوفہ اپنی تحتِ حکومت عدالتوں کو ارسال فرماتے ہیں اُن کے خصوصاً اِس امر میں اطاعت کرنا لازم ہے۔ اسی واسطے بالفعل کلکتہ کے صاحبان صدر دیوانی عدالت نے اپنی تحت حکومت کے صاحبانِ عدالت کے اطلاع کے لیے تجویزِ مذکورہ مشتہر کی ہے۔

[ص 1 کالم 2]

2۔ صاحبانِ عدالتِ موصوفہ فرماتے ہیں کہ جو جو وجوہِ مقدمات مرقومہ بالا کے فیصلہ کرنے میں تعرض رکھتے ہیں۔ اُن کی تصریح قابل اطمینان کے نہیں اور صاحبانِ موصوف کی رائے یہ ہے کہ ایسے مقدمہ بہت کم ہونے چاہئیں جو کہ صاحبانِ جج اور صدرِ اعلیٰ کی عدالتوں میں فیصلہ ہونے کے واسطے آٹھ یا دس مہینے زیادہ دائر رہیں اور کہ جو صدر امین اور منصفوں کی عدالتوں میں دائر ہوتے ہیں سو کسی طرح چھ مہینے سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

3۔ فی الحقیقت اُن مقدمات میں سے بعض ایسے ہیں جو کہ بڑی عدالت سے چھوٹی عدالت میں واپس کیے گئے ہیں اور پھر اُس میں اپنے رجوع لانے کے نمبر اور سال کے بموجب داخلِ دفتر ہوئے ہیں۔ ہر آئینہ تجویز مذکورہ اُس سے کچھ سروکار نہیں مگر جو مقدمات سالہائے گذشتہ کے لاریب و بلاقریب ہوں اُن کے بابت صاحبانِ عدالت الہ آباد اور پریسی ڈنسی کے عدالت کے صاحبوں کی رائے بالکل مطابق ہو۔

4۔ خصوصاً ایک بڑا نقص ہو جس کی اصلاح کرنے کی صاحبان عدالت کو کمال آرزو ہے یعنی اُن کے تحت حکومت کسی بعضے بعضے عدالتوں میں مقدماتِ مرجوعہ کے انفصال کرنے یا مقدمات کے بابت احکامِ مناسبہ صادر کرنے میں مطلق انتظام نہیں اور اگر ہے تو ناقص ہے اور اس سقم کی اصلاح کرنا صاحبانِ جج کو کمال واجب اور لازم لہٰذا مقدماتِ مرجوعہ کی ماہواری کیفیت کو ملاحظہ کر کے حکم مناسب خواہ تندہی کی تاکید خواہ

غفلت کی تعزیز کے واسطے ہو صادر کرنے اور جو کار ناشائستہ ان کی رائے میں ٹھہرے اُس کی رپورٹ صاحبانِ عدالت کی خدمت میں ارسال کرنے سے سقم مذکور کی اصلاح بہ آسانی ہوگی۔

5۔ دستورِ مروجہ حال کی رو سے مقدماتِ دیوانی کی ماہواری کیفیت سے کہنہ نمبری اور مجموعی مقدمات کے انفصال کرنے میں جو توقف واقع ہوا اُس کی وجوہات اور جو جو تدبیرات جلد فیصلہ کرنے کے لیے کی گئیں واضح ہوتی ہیں مگر سالیانہ کی فہرست میں ترقیم کی جاتی ہیں مگر کلکتہ کی عدالت کے تحت حکومت اضلاع میں تصریحاتِ مذکورہ ہر سہ ماہی پر طلب ہوتی ہے۔

6۔ جن ضلعوں میں کہ کارِ دیوانی کی کثرت ہوا سے ماہواری کیفیت طلب کرنے میں فی الواقعی عہدہ داروں اور عملہ کو بہت محنت پڑتی ہے اور اگر صاحبانِ جج موکد اور اُن کے تحت حکومت عدالتوں کے اہلکاران مستعد رہیں تو ماہواری کیفیت کا طلب کرنا امرِ فضول ہوگا اور ہر سہ ماہی کیفیت تنبیہ وتحدید کے واسطے کافی ووافی ہوگی۔

7۔ اسی واسطے ماہِ مارچ اور جون ماہِ ستمبر و دسمبر اور سالیانہ کی کیفیتوں کے سوائے صاحبانِ عدالت مقدماتِ نمبری اور مجموعی کے انفصال میں جو توقف واضع ہوتا ہے اُس کی مفصل وجوہات ہر مہینے کی کیفیت ہے تحریر کرنا بشرطیکہ مقدماتِ مذکورہ ایک سال سے زیادہ کے نہ ہوں موقوف کرتے ہیں۔

[ص 2 کالم 1]

اور سالہائے گذشتہ کے مقدمہ بہ حسب دستورِ حال اپنی اپنی ماہواری کیفیت کے خانہ میں اپنے اپنے سال کے موافق مندرج ہوں گے اور آخری خانہ میں یہ تصریح کہ کتنے مقدمے اور کون کون سی تاریخ کو واپس ہوئے مگر سہ ماہی اور ششماہی کی کیفیتوں میں توقف ہونے کے موجبات مصرح ہوں گے اور جو جو احکام کہ ہر ایک مقدمہ مذکور کے بابت اجرا ہوئے اور جو جو تدبیرات کہ عمل میں آئیں اُن سب کی تصریح سہ ماہی کیفیت میں مندرج ہوگی۔

8۔ خواہ اس حکم کا بحال و برقرار رکھنا خواہ دستورِ سابقہ کو پھر مروج کرنا صاحبان جج کی ہوشیاری اور تندہی پر منحصر ہے۔

مقام الٰہ آباد 22/ مارچ 1841 موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹرار۔

سرکیولر آرڈرس

صاحبانِ عدالت نے ممالکِ بنگال کے ڈپٹی سکریٹری جوڈیشل ڈیپارٹمنٹ سے ایک فہرست ان مولویوں کی کہ اہلِ شرع کے عہدہ کی لیاقت رکھتے ہیں جو حاصل کے سواب صاحبانِ موصوف اس نیت سے کہ جس وقت عہدہ

مذکور کو رکھیں خالی ہو تو امیدواران موصوفہ کی لیاقت کو ذہن میں رکھ کے تجویز مناسبہ عمل میں لاویں۔ فہرست مذکور مشتہر فرماتے ہیں۔

سرکیولر آرڈرس

ممالکِ مذکورہ کے ضلع اور شہر کے صاحبانِ جج کے لیے۔

1۔ گورنمنٹ کی منظوری سے صاحبانِ عدالت اطلاع فرماتے ہیں کہ جو منصف خواہ صدر امین خواہ صدر اعلیٰ معطل ہو جاوے وہ اگر اپنے عہدے پر پھر بحال ہوگا تو اس کے ایامِ تعطیل کی تنخواہ ضبط نہ ہوگی اور اُس کا قائم مقام اگر تمام و کمال اختیار اور اقتدار کے ساتھ اُس کے عہدے پر مقرر ہوگا تو وہ مشاہرہ جو احکامِ مورخہ 29 رجنوری 1833 کی رو سے غیر حاضر عہدہ داروں کے قائم مقام کے واسطے مقرر ہووے گا اور یہ خرچ منجملہ اخراجات سرکاری میں محسوب ہوگا۔

2۔ اگر معطل منصف خواہ صدر امین خواہ صدر اعلیٰ اپنے عہدہ سے معزول ہوگا تو اُس کے قائم مقام کو جس تاریخ سے کہ کام تفویض ہوا عہدہ دارِ معزول کے پوری تنخواہ ملے گی۔

3۔ پس صاحبانِ جج کو لحاظ رکھنا چاہیے کہ صدر امین اعلیٰ وغیرہ کے حق میں جو تحقیقات کہ مناسب جانیں حتی الامکان جلد کریں تا کہ توقف ہونے کے سبب سے سرکار کا کچھ ضرر نہ ہووے۔

5/اپریل 1841 مقام الہٰ آباد
موزلی اسمتھ ایکٹنگ رجسٹرار

قلعہ چر گونگ

اخبارِ آگرہ سے ظاہر ہے کہ 21 تاریخ ماہِ گذشتہ کو قلعہ مذکور الصدر کو سپاہِ انگریزی نے فتح کر لیا مگر ابھی حال مفصل معلوم نہیں ہوا۔ کہتے ہیں کہ فوجِ انگریزی سامنے قلعہ کے گیارہ روز تک پڑی رہی کچھ عجب نہیں کہ سپاہِ انگریزی میں سے بھی بہت نقصان ہوا ہو۔ ٹھاکر اور بڑے بڑے رفیق اُس کے قلعہ میں سے بھاگ گئے [ص 2 کالم 2] اور ہرگز باوجود اس بات کے کہ قلعہ بیچوں بیچ میدان کے تھا فوج کے ہاتھ نہ آیا۔

ہرات

ہفتہ گذشتہ کے پرچہ بموجب مضمون ایک اخبار کے لکھا گیا تھا کہ اہلِ ہرات نے قلعہ غوریان کو سپرد سپاہِ ایران کے کیا اب یہ حال صحیح واضح ہوتا ہے کہ قلعہ مذکور اگرچہ پیشتر تعلقہ ہرات میں سے تھا لیکن دو برس ہوئے کہ سپاہِ ایران نے اُسے فتح کر لیا تھا۔ سوان دنوں شاہِ ایران نے قلعہ مذکور کو پھر سپرد اہلِ ہرات کے کر دیا اِس صورت میں بیشک

قوت یار محمد وزیر ہرات کی بہت زیادہ ہو جاوے گی۔ قلعہ مذکور ایک بہت مضبوط مقام ہے اور یہ اخیر قلعہ والیِ ہرات کا درمیان سرحد ایران کے ہے۔ شاہ ایران نے اسے موقع کی جگہ سمجھ کے اپنے قبضہ میں اسے رکھا تھا۔ القصہ درباب مہم ہرات کے خبریں مختلف سنی جاتی ہیں ایک چٹھی کے مضمون سے تو مال اُٹھ آنے میجر ٹاڈ صاحب کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مذکور نے یار محمد وزیر والیِ ہرات سے کہا کہ بہت مدت سے گورنمنٹ تمہاری مدد زر وغیرہ سے کرتی ہے۔ تمہیں مناسب ہے کہ ساتھ رکھ لینے سپاہِ انگریزی کے قلعہ ہرات میں گورنمنٹ کو حملہ ایرانیوں

کیا اب یہ حال صحیح واضح ہوتا ہے کہ قلعہ مذکور اگرچہ پیشتر تعلقہ ہرات میں سے تھا لیکن دو برس ہوئے کہ سپاہِ ایران نے اُسے فتح کر لیا تھا۔ سو ان دنوں شاہِ ایران نے قلعہ مذکور کو پھر سپرد اہلِ ہرات کے کر دیا اِس صورت میں بیشک

قوت یار محمد وزیر ہرات کی بہت زیادہ ہو جاوے گی۔ قلعہ مذکور ایک بہت مضبوط مقام ہے اور یہ اخیر قلعہ والیِ ہرات کا درمیان سرحد ایران کے ہے۔ شاہ ایران نے اسے موقع کی جگہ سمجھ کے اپنے قبضہ میں اسے رکھا تھا۔ القصہ درباب مہم ہرات کے خبریں مختلف سنی جاتی ہیں ایک چٹھی کے مضمون سے تو مال اُٹھ آنے میجر ٹاڈ صاحب کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مذکور نے یار محمد وزیر والیِ ہرات سے کہا کہ بہت مدت سے گورنمنٹ تمہاری مدد زر وغیرہ سے کرتی ہے۔ تمہیں مناسب ہے کہ ساتھ رکھ لینے سپاہِ انگریزی کے قلعہ ہرات میں گورنمنٹ کو حملہ ایرانیوں

بیچ مقدمہ پچیس ہزار روپیہ ماہیانہ کے بھی کچھ تکرار اور حجت نکالی تھی میجر صاحب نے در جواب کہا کہ مرمتِ تحصیل وغیرہ میں کئی لاکھ روپیہ لگے گا اور اگر تم ضمانت اِس بات کی دے دو کہ میں کبھی اس قلعہ کو ایرانیوں کو نہیں دونگا تو البتہ تعمیر اُس کی کی جاوے اور پچیس ہزار روپیہ مہینہ اِس صورت میں دیا جاوے گا کہ فوجِ انگریزی کو قلعہ میں ہرات کے رکھ لیں یہ بات سن کر وزیر بہت خفا ہوا اور میجر موصوف کو کہا کہ تم ابھی اُٹھ جاؤ اور بعد اُٹھ جانے میجر موصوف کے وزیرِ مذکور تیاری سامانِ رسد وغیرہ ضروریات کی کرنے لگا۔ غالب ہے کہ کچھ سپاہ واسطے دیکھنے حال وزیرِ مذکور کے کوئٹہ سے بھیجی جاوے گی۔ اس میں شک نہیں کہ وزیرِ مذکور قومِ غلجی کو ترغیب سرکشی اور فتنہ انگیزی کی دیتا ہے۔ چنانچہ ایک ونگ کپتان گریفتن صاحب پہلی رجمنٹ شاہ کو فوراً حکم ہوا کہ واسطے سزا دینے سرکشوں کے جاویں سُنا گیا کہ خزانہ قندھار میں چھ ہزار روپیہ کی چوری ہوگئی۔

کابل

صاحب آگرہ اخبار از روئے مضمون ایک چٹھی کے حال وہاں کا اِس طرح لکھتے ہیں کہ شہر میں بہت ظلم ہو رہا ہے وہاں ایک قاضی صاحب ہیں وہ انفصال اُن مقدمات کا [ص 3 کالم 1] جو کہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں کرتے ہیں اور بہت فائدہ اُٹھاتے ہیں علاوہ اِن قاضی صاحب کے ایک کوتوال ہیں ان صاحب نے چار ہزار روپیہ سالانہ دینا کر کے یہ عہدہ لیا ہے۔ اِن کو اختیار جرمانہ کرنے اور قید کرنے اور روپیہ لے لینے کا ہے اگر دو آدمیوں میں کچھ

COPYRIGHT

لڑائی یا جھگڑا افساد آپس میں ہو تو اِن صاحب کو عید ہے یہ دونوں کو گرفتار کر لیتے ہیں اور جب تک وہ روپیہ نہ دیں ہر گز نہیں چھوڑتے۔ علی ہذا القیاس اگر ایک شخص کے مکان پر دعویٰ کرے تو ان کو توال صاحب سے معاملہ کر کے اپنا مقصد پاتا ہے۔ لیکن یہ صاحب اس مقدمہ کو ملتوی رکھتے ہیں اور اصل مالک سے بھی کچھ معاملہ ٹھہرا لیتے ہیں جب دونوں طرف سے خاطر جمع کر لی تو کہا کہ یہ مقدمہ بالفعل فیصل نہیں ہو سکتا اور اُسے دوسرے سال پر ٹال دیا الغرض آخر کو جس کسی نے زیادہ تر خوش کیا وہ خواہ جھوٹا ہو خواہ سچا اپنے مقدمہ میں فتحیاب ہوا۔ کوئی مرے کوئی جیے لیکن اُن کو اپنے حلوے مانڈے سے کام کو توالِ سابق جو کہ امیر دوست محمد خان کے عہد میں نوکر تھا اگر چہ تین ہزار روپیہ سالانہ وہ بھی بابت جریمانہ وغیرہ کے جو کہ جمع ہوتا تھا سرکار میں داخل کرتا تھا مگر اُس کو لوگ بخیر یاد کرتے ہیں کیونکہ وہ ظلم دوست نہ تھا بہر حال یہ نتیجہ معلوم ہوتا ہے چار ہزار روپیہ سالانہ لینے اور اختیارِ دار و گیر دینے کا کو توال صاحب کو اگر ان دونوں باتوں میں اسے اختیار نہ ہووے تو وہ اتنا ظلم نہ کر سکے اور رعایا بہت امن و امان میں بسر کرے۔ اغلب ہے کہ حال اس ظلم و بدعت کا بیچ سمع مبارکِ سلطانی کے نہیں پہنچا ہوگا نہیں تو کچھ تدارک عمل میں آتا کیونکہ شاہِ ممدوح بہت رحم دل اور رعایا پرور سنے جاتے ہیں۔

جنگ کا جگ

اخبارِ بمبئی اور انگلش مین سے واضح ہے کہ اِس مہم میں سپاہِ ہندوستانی سے بہت کم ہمتی اور نامردگی وقوع میں آئی مگر حالِ مفصل کے لکھنے میں کسی نے جرأت نہیں کی ہے۔ ایک اخبار سے واضح ہے کہ جب سپاہ کو حکم بڑھنے کا طرف قلعہ کے ہوا تو انہوں نے اِرادہ جانے کا نیچے فصیلِ قلعہ کے کیا بلحاظِ اس کے کہ وہ وہاں بندوق کی زد سے محفوظ رہیں اگر چہ اُن کے افسر لوگ بہت جوانمردی سے ترغیب اُن کو آگے بڑھنے کی دیتے رہے لیکن سپاہ مذکور جگہ سے نہ ہٹی اور یہی بات باعث ہوئی پیادہ ہو جانے سواران توپخانہ اپنی کی۔ صاحبِ اخبار کی یہ رائے ہے کہ وقوع اس قدر بے ہمتی کا محض مبالغہ معلوم ہوتا ہے اور اگر یہ بات سچ ہے تو بقولِ صاحب اڈیٹر اخبارِ موسومہ انگلش مین کے ان کا موقوف کر دینا مناسب ہے۔

COPYRIGHT

اخبارِ مقاماتِ مختلفہ

ایک جنرل آرڈر ملکہ کے سے معلوم ہوتا ہے کہ میجر جنرل سر آر آر بتھنٹ صاحب بجائے سر ڈبلیو کوٹن صاحب کے مقرر ہوئے۔

اخبار ممبئی سے ظاہر ہے کہ مسٹر اس بل صاحب بہادر نے قوم کا جگ سے درستیِ معاملہ کر لی اور اُن لوگوں کو اجازت قابض ہو جانے کی اُن کے جاگیرات پر ہو گئی مگر قلعہ اُن کو نہیں دیا گیا [ص 3 کالم 2] انہوں نے بہ قسم اقرار کیے کہ ہم خراجِ سالیانہ بموجب اقرار کے دیا کریں گے۔

ہزاری باغ کے آب و ہوا کی اب تک بہت تعریف سنی جاتی تھی اب وہاں بہت بیماری رہتی ہے چنانچہ رجمنٹ 62 ملکہ معظمہ کی میں سے قریب سو آدمی کے اسپتال میں ہیں۔ مشہور ہے کہ والیِ برہمانے مقامِ رنگون میں ایک بڑی محل سرا بنا کی سو بموجب اُن کے قدیمی رسم وراہ کے والیِ برہمانے چار آدمیوں کو بطور نیاز دیوتا چاروں کونوں میں بنیاد کے زندہ گڑوادیا اور یہ حال اس طرح ظاہر ہوا کہ شہر میں سے چار آدمی ایک دن گم ہو گئے۔ 17/تاریخ ماہِ گذشتہ کو دوست محمد خان الہ آباد میں پہنچے اور خبر تھی کہ چند روز میں طرف کلکتہ کے روانہ ہوں گے۔ مسٹر ٹرٹن صاحب او پر عہدہ رجسٹرار عدالتِ سپریم کورٹ کے مقرر ہوئے آگرہ میں مکان جوتھارام کا جل گیا اور اسباب کئی ہزار روپیہ کا خاکستر ہوا لفٹنٹ ویلئیٹ صاحب چالیسویں رجمنٹ ملکہ کے بجائے کپتان برون صاحب کے برگٹ میجر پہلے برگٹ پیادہ سپاہِ متعینہ سندھ کے ہوئے اور کپتانِ موصوف ایک اور عہدہ پر مقرر ہوئے۔ جودھ پور میں پھر وہی بے انتظامی سُنی جاتی ہے جیسے کہ سابق سنی جاتی تھی صاحبِ اخبار ممبئی ایلچ پور کی چٹھی سے لکھتے ہیں کہ کپتان جانس صاحب متعینہ کوہستانِ نواب نظام کے تئیں سردار کھونڈ دھول گھاٹ نے قید کیا۔ حال یہ ہے کہ چونکہ صاحبِ موصوف ایجنٹ بھیل کے تھے سو ان کو نواب موصوف نے واسطے تقاضائے قرض اور تحقیقات کرنے دعوؤں کے سردارِ مذکور کے پاس بھیجا تھا سو سردارِ مذکور نے صاحب مسطور کو بطور یرغمال تا انفصال دعاوی قید رکھا۔ ایک رسالہ سواروں اور ایک ونگ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم مستعد رہنے کا ہے کہتے ہیں کہ بہ باعث سختی حکم کے سردارانِ ضلع صاحب موصوف سے بہت ناراض ہیں۔ جنرل ونٹورا صاحب بہ سواری کشتی 9/تاریخ ماہِ گذشتہ کو فیروز پور سے طرف گھاٹ بہاولپور کے گئے اور اُسی روز آگے کو روانہ ہوئے مقام سیالکوٹ میں کہ بہاولپور سے بارہ کوس اس طرف کو واقع ہے قضائے الٰہی سے کشتی میں آگ لگ گئی بہت اسباب کشتی کا جل گیا اور قریب بارہ ہزار روپیہ کے جنرل موصوف کا نقصان ہوا۔

خبر ہے کہ اہالیانِ حرمِ سلطانی اور حضرت شاہ زمان بخیریت تمام نواحِ نامی ردار میں پہنچے اور پندرہویں تاریخ ماہ گذشتہ کو دریائے چناب سے عبور کیا اس قافلہ میں بہر حال امنیت ہے کہتے ہیں کہ عبورِ دریا میں قافلہ مذکور کو بہت تکلیف ہوئی ہوگی کیونکہ ان دنوں دریائے چناب بہت طغیانی پر ہے۔ اخبار سے ظاہر ہے کہ ضلع پورنیہ میں 13/تاریخ ماہِ گذشتہ کو رات کے وقت قریب آدھ آدھ سیر کے اولے پڑے تمام زمین سفید معلوم ہونے لگی ہزاروں جانور مر گئے کہتے ہیں کہ اگرچہ اُس ضلع میں مینہ اکثر بے وقت برستا ہے مگر کبھی ایسے اولے نہیں پڑے کہ پانچ دن تک پگھلے۔

COPYRIGHT

[ص 4 کالم 1]

اودھ

زبدۃ الاخبار سے ظاہر ہے کہ اگر ان دنوں مزاج مبارک فرمانفرمائے اودھ کا مائل بہ صحت واعتدال ہے لیکن بہ باعث ضعف پیری کے دربار میں بہت کم اجلاس فرماتے ہیں تمام مہمات سلطنت کے تجویز شاہزادہ سے سرانجام پاتے ہیں شاہزادہ بیدار بخت کے تئیں مصاحبت عورات کی بہت پسند خاطر ہے کہتے ہیں کہ دو بیگماتیں دائیں اور بائیں طرف شاہزادہ کے بیٹھی رہتی ہیں اور جو کچھ کہ وہ کہتی ہیں وہی سرانجام پاتا ہے اور عورتوں کے وسیلہ سے ان کے وابستہ خدمات بزرگ اور منصبوں عالی پر مقرر ہوتے ہیں صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ یہ بات خالی فتنہ ہائے عظیم سے نہیں اور انجام اس کا کچھ خوب نہ ہوگا چنانچہ سلطانِ مرحوم کے وقت میں بھی یہی حال تھا کہ شاہِ مغفور عورات پر اعتمادِ کلی رکھتے تھے آخر کار وہ خرابی اور برہمی جو کہ اموراتِ سلطنت میں واقع ہوئی وہ سب عالم پر ظاہر ہے اب پھر وہی رسم شروع ہوئی ہے دیکھا چاہیے کہ انجام اس کا کیا ہووے۔ واضح ہوتا ہے کہ کرنیل لو صاحب داخل لکھنؤ ہوئے اور شاہِ اودھ کرنیل مذکور کے دیکھنے سے بہت خوش ہوئے جس وقت کہ رزیڈنٹ موصوف دولت سرائے سلطانی میں پہنچے شاہِ اودھ نے امیرانِ مامور کو واسطے استقبال کے روانہ کیا۔ ارکانِ دولت بہ موجب حکم کے رزیڈنٹ موصوف کو بہت تعظیم سے لے گئے جب کہ صاحبِ موصوف پیش گاہِ سلطانی میں پہنچے شرائط آداب بجالائے شاہِ والا جاہ دیر تک کچھ احوال ولایتِ انگلستان کا پوچھتے رہے بعد ازاں صاحبِ موصوف رخصت ہوئے۔

صاحب گنج

اخبار سے ظاہر ہے کہ اس قصبہ میں بدمعاشوں نے ایک نیا طرز غارتگری کا نکالا ہے کہ خدا پناہ میں رکھے یعنی بیچارہ مسافر و ناواقف کو کھانے میں زہر دیتے ہیں جب کہ یہ بدحواس اور غافل ہو جاتے ہیں تو ان کا مال بہ فراغتِ تمام لوٹ لیتے ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ راہ پر کسی درخت کے سایہ میں کہ جہاں کوئی کنواں بھی واقع ہو دکان شیرینی وغیرہ کی کرتے ہیں اور اس میں زہر ملا دیتے ہیں اور چونکہ مسافر ایسی آرام کی جگہ بالضرور ٹھہرتا ہے تو انہیں عید ہوتی ہے لیکن صاحبِ مجسٹریٹ نے انسدادِ رخنہ کا کیا ہے اور کرتے جاتے ہیں۔

لاہور

14 رتاریخ ماہِ گذشتہ کو صبح مہاراجہ صاحب مع بعضے اشخاص کے سوار ہو کر مقام پریٹ پر تشریف لے گئے اور قواعدِ پلٹن اور توپخانہ کی ملاحظہ کر کے بہ باعث غیر حاضری سپاہیوں کے افسروں پر تاکید کی اور وہاں سے مراجعت کر کے شیش محل میں دربار فرمایا مصاحبین باریاب مجرا ہوئے کپتان منٹن صاحب رجمنٹ ڈریگون آمدِ منڈی نے بعد نذر دینے ایک گھوڑے اور پانچ سو روپیہ سردار زنے ملازمت حاصل کی۔ بی بی نے صاحب موصوف کی

عرض کیا کہ اقبال حضور سے ہم سپاہیوں کے ہاتھ سے سلامت رہے مہاراجہ بہادر نے ایک ہزار روپیہ ڈریگونِ مذکورین کو بابت [ص 4 کالم 2] بجالانے صاحب موصوف کے بہ طریق انعام عنایت کیا اخبارِ مقام ہزارہ کا متضمن سرکشی اور فتنہ انگیزی پایندہ خان دربند والہ کے اُس ضلع میں ملاحظہ ہوا حکم ہوا کہ عنقریب اُس طرف کچھ سپاہ بھیجی جاوے گی از راہِ مہربانی ایک ہزار روپیہ دیوان دینا ناتھ کو مرحمت کیا راجہ ہیرا سنگھ کو ارشاد ہوا کہ بیچ عوض خدمتگاری اور نمک حلالی کے تمہیں جاگیر عنایت ہوگی نواب سرافراز خان منکیرہ والہ نے رخصت چاہی مہاراجہ نے خلعت گیارہ پارچہ کا نوابِ موصوف کو اور خلعت پانچ پانچ پارچہ کا اس کے ہمراہیوں کو مرحمت کر کے رخصت فرمایا پروانہ بنام مہاراجہ سوچیت سنگھ کے صادر ہوا کہ کاردار اور متصدیوں اپنے کے تئیں مع کواغذ آمدنی علاقہ اپنے کے واسطے حساب کے بھیج دو راجہ ہیرا سنگھ کو ارشاد ہوا کہ تم موجودات سواران کرم سنگھ والہ کی لے لو پروانہ بنام اہلکاران نے کاتھ سنگھ نکی کے صادر ہوا کہ تمہارے علاقہ میں چار آدمی مارے گئے ہیں چار ہزار روپیہ بابت جریمانہ کے داخل کرو۔ پروانہ بنام اہلکارانِ راجہ آلووالہ کے صادر ہوا کہ تلاش اسباب ساہوکاروں کی کردو۔

کنٹون

شایقانِ اخبارِ تازہ پر واضح ہو کہ شہر کنٹون متعلقہ چین جس میں ہر طرف کے تجار اور بیوپاری جمع ہو کر خرید و فروخت اسباب کی کرتے تھے اُس کو بھی سپاہِ ظفر پناہ انگریزی نے فتح کیا باوجود یہ کہ قوم چینی اور اہلِ تاتار لاکھوں آدمی تھے مگر سب ایک دفعہ ہی بھاگ گئے اس قلعہ نے اُتنا بھی مقابلہ نہ کیا جتنا کہ چرگونگ کی گڑھی کے لوگوں نے استادگی کی ابھی حال مفصل اس لڑائی کا سُنا نہیں گیا۔ انشاء اللہ بروقت دریافت ہونے کے حال مفصل لکھا جاوے گا۔

COPYRIGHT

بہاولپور

ان دنوں رئیس بہادر مقام سنجرانہ میں ایک قلعہ بہت مضبوط بنواتے ہیں اور اس کی تعمیر میں بہت جلدی کرتے ہیں۔ حاجی خان بڑا بیٹا نوابِ موصوف کا رخصت لے کر طرف دہدار کے واسطے انتظام اُس ضلع کے گیا تھا مگر بہ حسبِ ضرورت بہ موجب طلب نواب صاحب کے پھر طرف بہاولپور کے مراجعت کی رجمنٹ اور سوار وغیرہ نواب کے جو کہ حدودِ احمد پور میں تھے وہ بھی بموجب طلب نواب صاحب کے بہاولپور میں پہنچے ہیں۔